بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S No. 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ ہفتہ

المصلح

فی پرچہ ۲؍

۹ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔اے

جلد ۶ | ۱۹ تبوک ۱۳۳۲ ہش - ۱۹ ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۴۳

عالمی کشیدگی دور کرنے کے لئے قول و فعل کی پالیسی ترک کرتے ہوئے ہمارے ساتھ دل کھول کر تعاون کرو

جنرل اسمبلی میں روس سے امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس کی اپیل

نیو یارک ۱۸ ستمبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے روس سے اپیل کی ہے کہ وہ عالمی کشیدگی کو دور کرنے کے لئے امریکہ کے ساتھ تعاون کرے۔ کل انہوں نے جنرل اسمبلی میں عام بحث کا آغاز کرتے ہوئے اس امر کو تسلیم کیا کہ بہت سے ملکوں نے عالمی کشیدگی کو دور کرنے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور اس طرح ان ذمہ داریوں کو بڑی حد تک ادا کیا ہے جو اقوام متحدہ کا رکن ہونے کی حیثیت میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے روس پر بھی زور دیا۔ کہ وہ دست تعاون دراز کرے۔ اور قیام امن کے سلسلے میں وہ جو اعلانات کرتا رہا ہے انہیں عملی جامہ پہنائے۔

دوران تقریر میں انہوں نے کمیونسٹوں پر الزام لگایا۔ کہ وہ تاخیر کی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے امن کو خطرے میں ڈال رہے ہیں جس سے یہ شبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کوریا میں جنگ ختم بھی کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ امریکہ کے "نیک ارادوں" کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ امریکہ ایشیا کو جنگ کا اڈہ بنانا چاہتا ہے۔ سرخ چین کے متعلق انہوں نے کہا جب تک باہر کے ملک دخل دینے سے احتراز نہیں کریں گے۔ اس وقت تک وہاں کے حالات روبہ اصلاح نہیں ہوں گے۔ کمیونسٹوں کی روش سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر جگہ طاقت کے بل پر اپنی منوانا چاہتے ہیں۔

پنڈت نہرو کا اعتراف

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ کل رات بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات میں انحطاط کی جو صورت پیدا ہوئی ہے۔ اس کا الزام بھارت پر بھی آتا ہے۔ پارلیمنٹ میں امور خارجہ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ میں یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ اس بارے میں الزام ہم پر بھی آتا ہے۔ انہوں نے ممبروں کو توجہ دلائی کہ وہ اس بارے میں صرف پاکستان ہی کو مورد الزام نہ ٹھہرائیں۔

جنرل اسمبلی نے تونس اور مراکش کے مسائل

ایجنڈے میں شامل کرنے کی منظوری دیدی

نیو یارک - ۱۸ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل تونس اور مراکش کے مسئلے ایجنڈے میں شامل کرنے کی اجازت دیدی۔ رہبر کمیٹی کی طرح جنرل اسمبلی میں بھی ان مسائل کی شمولیت پر کسی نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ حتیٰ کہ پیرس کی خاص ہدایت کے تحت فرانسیسی نمائندے نے بھی مخالفت میں ایک لفظ نہیں کہا۔ تاہم توقع ہے کہ ان مسائل پر تفصیلی بحث کے وقت فرانس اس بات پر زور دے گا کہ اسمبلی کو ان مسائل پر غور کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ جنرل اسمبلی نے جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کا مسئلہ بھی ایجنڈے میں شامل کرنے کی اجازت دے دی۔ ۵۰ ووٹ اس کے حق میں اور ایک خلاف آیا۔ ۱۱ ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

ایران میں مزید ۲۹ آدمیوں کی گرفتاری

تہران ۱۸ ستمبر ایران میں پولیس نے مزید ۲۹ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں دو جنرل بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ایک مصدق حکومت کے زمانے میں پولیس کے اعلیٰ افسر تھے۔ اور دوسرے فوج میں چیف آف سٹاف کے عہدے پر فائز تھے۔

ایک امریکی طیارہ تباہ ہو گیا

نیو یارک ۱۷ ستمبر۔ آج البانی کے ہوائی اڈے کے قریب ایک امریکی طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں ۲۲ مسافر ہلاک ہو گئے۔ اس جہاز میں ۱۵۰ مسافر سوار تھے۔

روس ایٹم بم کے متعدد تجربے کر چکا ہے

ماسکو ۱۸ ستمبر۔ روس کی خبر رساں ایجنسی "تاس" نے انکشاف کیا ہے کہ روس گزشتہ چند ہفتوں میں ایٹم بموں کے کئی تجربے کر چکا ہے۔ روسی سائنسدانوں کے نزدیک یہ تجربے بہت کامیاب رہے ہیں۔

مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس

کراچی ۱۸ ستمبر۔ لیگ پارلیمانی پارٹی کے چیف وہپ نے اعلان کیا ہے کہ پارٹی کا اجلاس ۲۱ ستمبر کو پیر کے روز دس بجے صبح کی بجائے شام کو ۵ بجے منعقد ہوگا۔ وقت میں یہ تبدیلی اس لئے کی گئی ہے تاکہ مشرقی بنگال سے آنے والے اراکین بھی وقت پر اجلاس میں شریک ہو سکیں۔

برما سے کومنتانگ فوجوں کا انخلاء

گفت و شنید ناکام ہو گئی

رنگون ۱۸ ستمبر حکومت برما کے ایک ترجمان نے کل رات اس امر کا انکشاف کیا کہ برما سے کومنتانگ فوجوں کے انخلاء کے متعلق نیشنلسٹ چین کے نمائندوں سے بنکاک میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ناکام ہو گئی ہے۔ چنانچہ برمی نمائندوں کو وہاں سے جلد برما واپس پہنچنے کی ہدایت بھیجدی گئی ہے۔

پاکستان اور اٹلی کے باہمی تعاون سے مشترکہ کمپنیاں قائم کرنے کی تجویز

اس سلسلے میں اٹلی فنی اور صنعتی امداد بہم پہنچائیگا

کراچی ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آجکل پاکستان اور اٹلی کی حکومتیں باہمی تعاون کی ایک سکیم پر غور کر رہی ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اٹلی کی فنی اور صنعتی امداد سے مشترکہ کمپنیاں قائم کی جائیں۔ اس سے ملک کو صنعتی بنانے میں بہت امداد ملے گی۔ اسی طرح اٹلی کے ساتھ ایک اور معاہدے کے تحت مواصلات اور بجلی کو بھی ترقی دی جائے گی۔ پچھلے دنوں جولائی میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے تحت ان دونوں چیزوں کو ترقی دینے کے لئے ضروری سامان درآمد ہوگا۔ معاہدے کے تحت پاکستان خام روئی پٹ سن چمڑا اور کھالیں برآمد کرے گا۔ اور ان کے عوض ملک میں مشینیں لوہے اور فولاد کی مصنوعات کاغذ سوت اور مصنوعی ریشم کا دھاگہ درآمد کیا جائے گا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبر

ربوہ ۱۵ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عراق میں ڈاکٹر فاضل جمالی نے نئی کابینہ مرتب کر لی

بغداد ۱۸ ستمبر۔ عراق کے نئے وزیر ڈاکٹر محمد فاضل جمالی نے کل رات اپنی کابینہ کا اعلان کر دیا۔ جو گیارہ نوجوان سیاستدانوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے سات ایسے ہیں جو پہلی مرتبہ وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ سابق وزیر اعظم جمیل مدفعی کے مستعفی ہونے کے بعد کل صبح شاہ فیصل نے ڈاکٹر فاضل جمالی کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔ وہ پہلے ایوان نائبین کے صدر تھے۔

ایٹمی حملوں کی زد میں

واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ امریکہ کے محکمہ دفاع نے ایسے مقامات اور شہروں وغیرہ کی ایک فہرست شائع کی ہے۔ جو لڑائی کے دوران میں ایٹمی حملوں کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ ایسے مقامات کی تعداد ۷۰ کے قریب ظاہر کی گئی ہے۔

تجارتی سمجھوتے کی میعاد بڑھا دی گئی

کراچی ۱۸ ستمبر۔ پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان گزشتہ ایام میں جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۵۳ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ میعاد میں تین ماہ کی توسیع اس لئے کی گئی ہے کہ پاکستان کے درآمدی تاجر درآمد کے جاری شدہ لائسنسوں سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

بلدیہ پشاور کے ناظم سے استعفیٰ طلب کر لیا گیا

پشاور ۱۷ ستمبر ایک سرکاری اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت سرحد نے بلدیہ پشاور کے ناظم محمد اشرف خان صاحب ایم۔ اے۔ ایل سے رشوت ستانی کے بعض مقدمات کی تحقیقات کے سلسلہ میں استعفیٰ طلب کر لیا ہے۔ بلدیہ کا انتظام ایک ڈپٹی کمشنر پشاور کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۹ تبوک ۱۳۳۲ھ

ناداروں کی امداد

(۱)

حکومت پاکستان نے امریکی گندم کے تقریباً تین جہاز پناہ گزینوں کے بعض خاص کیمپوں میں مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ گندم اس دس ہزار ٹن گندم کے علاوہ ہوگی جو پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کو اور گزشتہ بارش سے اجڑے ہوئے پناہ گزینوں کو دی جا چکی ہے۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ مفت گندم دینے کے لئے ریڈ کراس سوسائٹی کی طرح کی دوسری انجمنوں کی درخواستوں کو بھی ملحوظ رکھے گی۔ اور ان کے لئے بھی مفت گندم ریز کرے گی۔

حکومت کا یہ فیصلہ نہایت جائز اور موزوں ہے۔ اسی طرح حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ امریکی گندم کی فروخت سے جو روپیہ حاصل ہو۔ اس میں سے دو کروڑ روپیہ پاکستان کے دونوں حصوں کے مصیبت زدہ علاقوں میں امداد کے طور پر صرف کیا جائے یہ روپیہ ان نادار لوگوں کی امداد کے لئے ہوگا۔ جو ایسے ناسازگار حالات کی وجہ سے جن پر وہ قابو نہیں پا سکے خوراک کے لئے اناج خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

حکومت کا یہ فیصلہ بھی قابل تعریف ہے واقعی ہمارے ملک میں بہت سے ایسے شریف لوگ موجود ہیں۔ جن کے حالات باوجود کوشش کے تقسیم کے وقت مصائب کی وجہ سے یا بعض دوسری وجوہات سے ابھی سدھر نہیں سکے۔ ایسے لوگوں کی امداد کرنا حکومت اور مالدار لوگوں کا فرض ہے۔ اس لئے جو گندم کا روپیہ ایسے لوگوں کے لئے روٹی کے حصول کے لئے خرچ ہوگا واقعی جائز صرف ہوگا۔

(۲)

اس کے ساتھ ملک میں بڑھتی ہوئی گداگری کا سوال بھی ایسا ہے کہ حکومت نے فوری طور پر اگر اس طرف توجہ نہ کی۔ تو معلوم نہیں یہ مصیبت ملک و قوم کے لئے کتنی خطرناک ثابت ہوگی۔ بے شک گداگری سے مہذب سے مہذب ملک بھی مبرّا نہیں مگر دیگر ممالک میں اس کے انسداد کے لئے کم سے کم پاکستان کی نسبت بہتر انتظامات ہیں۔ یہاں ایسے گداگر ایک خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ جنہوں نے گداگری کو بھی دوسرے پیشوں کی طرح اپنا پیشہ سمجھ رکھا ہے۔ اور افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

حکومت اور بلدیات نے گداگری کے انسداد کے لئے قواعد بنا رکھے ہیں اور گاہ بگاہ پولیس بڑے بڑے شہروں میں ان پر سختی سے عمل کرتی ہوئی نظر بھی آتی ہے۔ مگر جب چند دن سختی کا یہ دور گزر جاتا ہے تو یہ وبا پھر اپنا سر نکال لیتی ہے۔

ان گداگروں میں بے شک بہت سے ایسے ہیں۔ جو یتیمی۔ بیوگی۔ بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے اپنی روزی حاصل کرنے کے ناقابل ہیں۔ مگر جہاں تک تحقیقات سے معلوم ہوا ہے ایسے اپاہجوں کو دوسرے لوگ ذاتی منفعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت تھوڑے ہیں۔ جو اپنے طور پر یہ کام کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بھی مہذب ممالک کی طرح گداگری سائنٹفک طریقوں سے کی جاتی ہے۔ اور ان کی بھی تنظیمیں ہیں جنہوں نے نہایت منظم طور پر علاقے تقسیم کر رکھے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے ہر کماؤ اپاہج کے لئے مخصوص اڈے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جہاں آپ انہیں ہر روز دیکھ سکتے ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو واقعی چل کر اپنے اڈے پر نہیں پہونچ سکتے۔ ان کو وہاں پہونچانے کے انتظامات ہیں۔

الغرض گداگری بھی دوسری تنظیموں کی طرح ایک خاصی منظم صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور اس کا استیصال اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا کہ مثلاً ہماری پولیس کے طریق کار سے ظاہر ہوتا ہے پولیس چند دن پکڑ دھکڑ کرتی ہے۔ تو یہ لوگ بھی چند دنوں کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو جاتے ہیں جس میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اکثر کسی نہ کسی تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس نے ان کی پناہ کے لئے سامان مہیا کر رکھے ہوتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے گداگروں میں بہت سے واقعی اپاہج ہیں مستحق اور روزی کمانے کے ناقابل ہیں۔ مگر ایسے لوگوں سے اکثر دوسرے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ ان کی ضروریات کا بندوبست کرتے ہیں۔ اور جو کچھ کما کر لاتے ہیں اس میں اپنی خدمات کے عوض اپنا حصہ بٹاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر حکومت کی نظر میں بھی واقعی یہ ایک اہم قومی مسئلہ ہے۔ اور جیسا کہ ان قواعد سے معلوم ہوتا ہے۔ جو اس کے استیصال کے لئے حکومت اور بلدیات نے بنائے ہوئے ہیں۔ اس کی نظر میں بھی واقعی یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ تو کیا ہماری حکومت وہ سب کچھ کر رہی ہے۔ جو گداگری کے حقیقی استیصال کے لئے ضروری ہے؟

مثلاً کیا حکومت نے کوئی ایسے انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ جو لوگ واقعی اپاہج ہیں ان کی زندگی بسر کرنے کا کچھ سہارا ہو جائے اگر ایسے انتظامات ہیں بھی تو جہاں تک ہم دیکھتے ہیں ان پر قطعاً عمل نہیں ہو رہا۔ لیکن ہمارا قیاس ہے کہ ہماری حکومت نے اس سوال پر اس نقطۂ نظر سے شاید بہت کم غور کیا ہے۔ ورنہ ہر مہذب ملک میں اپاہجوں اور بڈھوں اور بیکاروں کے لئے خاطر خواہ انتظامات ہوتے ہیں۔ اور ان ملکوں میں بہت ہی کم ایسے گداگر آپ کو ملیں گے جو واقعی محتاج ہوں۔ اور ان کا انتظام حکومت نے نہ کیا ہو۔

اگرچہ فن گداگری کی بہت سی شاخیں ہیں جن میں سے بعض نہایت باریک ہیں۔ اور جن پر قابو پانا شائد حکومتوں کے لئے بھی ممکن نہیں۔ مگر کوئی حکومت ایسی نہیں ہو سکتی جو حقیقی محتاجوں کی روٹی اور رہائش کا انتظام کر کے گداگری کی بنیادی شاخ کو کاٹ نہ سکتی ہو۔ دوسرے مہذب ملکوں کی طرح ہمارے ملک میں بھی فن گداگری لطیف فن بن چکا ہے۔ اور ہر ایک طریق کی نشاندہی کر کے اس کا استیصال شائد ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ مگر حکومت اور بلدیئے اور دیگر مخیر لوگ اور سوسائٹیاں اگر چاہیں تو ایسی گداگری کا انسداد کر سکتی ہیں جو حقیقی محتاجوں سے تعلق رکھتی ہے۔ یقیناً ان گداگروں کی روٹی اور رہائش کا انتظام کر سکتی ہے۔ جو اپنے طور پر اور دوسروں کا آلہ کار بن کر گداگری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور اگر ہم اس پر قابو پا لیں تو سمجھا جائے گا۔ کہ اس ضمن میں ہم نے کافی کام کیا ہے۔

جو دو کروڑ روپیہ حکومت نے ناداروں کی امداد کے لئے صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن لوگوں کو اس کی فوری ضرورت ہے۔ اور جن کو اس روپیہ سے ایسا سہارا دیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی حالت درست کر کے قوم کا ایک کارآمد جزو بن جائیں گے۔ تو یہ روپیہ ضرور ان پر صرف کیا جانا چاہیئے۔ لیکن کیا یہ مشورہ درست نہیں کہ حکومت اس روپیہ میں اپنی طرف سے اس روپیہ میں اور اضافہ کر کے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں ایسے مستقل محتاج خانے کھولے جن میں واقعی حاجتمندوں کی خوراک اور رہائش کا ایسا انتظام ہو جو ایک مہذب ملک کی شان کے شایاں ہو۔

شائد اس اعتراض پر یہ کہا جائے گا۔ کہ ایسے محتاج خانے ہمارے ملک میں کامیاب نہیں ہوتے۔ جس کی ایک بڑی وجہ یہ بتائی جائے گی کہ یہ لوگ ان میں ٹکتے نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دوسرے مہذب ملکوں میں بھی تو محتاج خانے ہیں جو اکثر کامیابی سے چل رہے ہیں کیا ہم ان کے طریقے اختیار کر کے یہاں بھی وہی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے؟ اس ضمن میں پہلی بات یہ ہے کہ ایسے مقامات کا نام ایسا نہ رکھا جائے۔ جس سے انسانیت کی توہین کی بو آتی ہو۔ بے شک اپاہج اور لاچار لوگ اپاہج اور لاچار ہوتے ہیں۔ مگر وہ بھی انسان ہوتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ گداگری کی ذلت برداشت کر لیتے ہیں۔ مگر وہ یہ ذلت تھوڑی دیر کے لئے اس لئے برداشت کرتے ہیں۔ تاکہ جو روپیہ حاصل ہو اس سے باقی وقت آزادی اور آرام سے گزاریں یہ ایک فطری جذبہ ہے جو ذلیل سے ذلیل گداگر کی طبیعت سے بھی کبھی نہیں نکل سکتا۔

اس ضمن میں دوسری ضروری بات جو ملحوظ ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محتاج خانوں سے ہمارا مطلب ایسے مقامات نہیں۔ جہاں زندگی ذلت و توہین کا گھروندا ہو۔ بلکہ ہمارا مطلب ایسے مقامات سے ہے جہاں یہ واقعی محتاج لوگ اپنی زندگی کے باقی ماندہ سانس عزت و آرام سے لے سکیں۔ اور یہ محسوس کریں کہ جب تک زندہ ہیں دنیا کی پیداوار میں سے انہیں بھی اپنا حصہ مل رہا ہے۔ اور یہ ان کا حق ہے۔ اور ان کی قوم ان کے ساتھ انصاف سے پیش آ رہی ہے۔ بے شک اس وقت بعض نادار لوگوں کی فوری امداد کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ نیک کام بھی ملک کا وقار قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ مگر گداگری کے انسداد کے لئے حکومت کو مستقل کام کی ضرورت کو بھی محسوس کرنا چاہیئے۔ جو اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔

قرارداد تعزیت

بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کی وفات کی خبر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ممبران کے لئے شدید صدمہ کا باعث ہوئی۔ مرحومہ ذاتی اوصاف حمیدہ اور دینی و جماعتی خدمات کے لحاظ سے دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ تھیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اس سانحہ ارتحال پر اپنے دلی غم و حزن کا اظہار کرتی ہے خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ثم آمین

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

معاندین کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام (۲)

جنگوں کے متعلق اسلام کے قابل قدر اصول

اسی عداوت اور دشمنی میں اندھے ہو کر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بعض اقوام نے تلوار کے زور سے اسلام کو نابود کرنا چاہا۔ اس لئے اسلام نے اس بارہ میں بھی مفصل ہدایات دیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے نمونہ سے کئی قابل قدر اصول اہلِ عالم کے سامنے پیش فرمائے۔

اسلام نے اس بارہ میں جو مفصل تعلیم دی ہے۔ اس کا ایک مجمل خاکہ یہ ہے۔ کہ (۱) اس نے جبر سے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ لا اکراہ فی الدین اور من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر وغیرہ بیسیوں آیات میں بیان کیا ہے۔ کہ جبر سے کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرنا جائز نہیں۔ صرف عقلی دلائل اور روحانی اثرات سے کام لیا جا سکتا ہے۔ گویا آزادیٔ ضمیر کے حق کو اسلام نے تسلیم کیا ہے۔

(۲) اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ کفار کی دشمنی کے جوش میں عدل وانصاف کو ایک لمحہ کے لئے بھی مت چھوڑو۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

(۳) اسلام صرف ان لوگوں سے لڑنے کی اجازت دیتا ہے۔ جنہوں نے لڑنے میں ابتدا کی ہو۔ اور پھر ہدایت دیتا ہے۔ کہ ان پر بھی اعتدا یعنی ظلم نہ ہو۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا (۴) اسلام کہتا ہے۔ کہ جنگ اس وقت تک رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ ملک سے فتنہ وفساد نہ مٹ جائے۔ جب امن پیدا ہو جائے۔ اس وقت ہتھیار رکھ دو۔ گویا جنگ انتقامی جذبہ یا کسی قوم کو برباد کرنے کی نیت سے نہ ہو۔ بلکہ یہ مقصد ہو۔ کہ خدا کے دین کے لئے لوگوں کو آزادیٔ ضمیر حاصل ہو جائے۔ وقاتلوا حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ (۵) یہ جنگ جن حالات میں کرنے کی اجازت ہے۔ اس کا ذکر اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ میں آتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ صحابہؓ کو جو جنگ کی اجازت دی گئی۔ وہ دفاعی تھی۔ جن کو اجازت دی گئی وہ مظلوم تھے۔ اور انہیں بحالت مظلومی اپنے گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ اور جرم یہ تھا۔ کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ گویا اختلاف عقائد کی بنا پر انہیں قتل کیا گیا۔ اور گھروں سے بے گھر کیا گیا۔ پس یہ جنگ اسی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ جب کوئی قوم مسلمانوں سے مذہبی بنا پر جنگ کرے اور اسی جنگ میں ابتدا کرے۔

(۵) جبراً لوگوں کو اسلام سے پھرائے۔ یا جبراً اس میں داخل ہونے سے باز رکھے۔ اور اس میں داخل ہونے والوں کو صرف اس جرم میں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ قتل کرے۔ اس کے علاوہ کسی دوسری قوم سے یہ جنگ جائز نہیں۔ اگر ہوگی۔ تو صرف سیاسی اور ملکی جو دو مسلمان قوموں میں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ جہاد جس وقت مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہی صورت ہوتی ہے۔ کہ ملک کو چھوڑ کر حکومت کا مقابلہ کیا جائے۔ اور اگر حکومت نکلنے بھی نہ دے۔ تو اسی کے ملک میں رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ اس صورت میں قانون توڑنے کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ (۶) جنگ کے دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ ہدایت دیا کرتے تھے۔ کہ بوڑھے۔ بچے۔ عورتیں۔ مذہبی لوگ یعنی پنڈت پادری اور درویش وغیرہ قتل نہ کئے جائیں۔ پھلدار درخت نہ کاٹے جائیں۔ سرسبز کھیتیاں نہ کاٹی جائیں۔ مندر اور گرجے وغیرہ نہ گرائے جائیں۔ پبلک راستے فوج کے سپاہی بند نہ کریں۔ (۷) جنگ کے ایام میں ذمیوں (یعنی غیر مسلم اقوام کے وہ لوگ جو مسلمانوں کے دامنِ شفقت میں پناہ گزیں ہوں) کی حفاظت مسلمانوں کا فرض قرار دیا گیا۔ اور تھوڑے سے ٹیکس کے بدلے ان کو فوجی خدمت سے مستثنیٰ کر کے ان کے مال واسباب اور جان کی حفاظت کے ذمہ دار مسلمان قرار دیئے گئے۔ (۸) اسلام کا یہ حکم ہے۔ کہ اگر کوئی کافر دشمنوں کی طرف سے تمہارے ہاں آنا چاہے۔ کہ دین کے متعلق علم حاصل کرے۔ تو آنے دو۔ اور مذہب کی باتیں سنا کر بحفاظت اسے اپنی جگہ پہنچا دو۔ ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ (۹) باوجود اس بات کے کہ جنگ کی ابتداء کفار کی طرف سے ہو۔ اگر وہ صلح کا ہاتھ بڑھائیں۔ تو حکم دیا۔ کہ صلح کر لو۔ وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ (۱۰) قیدیوں کو نہایت آرام سے رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً یعنی مسلمان مسکینوں۔ یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شبخون مارنے سے روکا۔ (۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگ میں مکر وفریب اور جھوٹ سے کام لینے سے بھی منع فرمایا۔ (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مثلہ سے بھی روکا۔ حالانکہ جاہلیت میں اس کا عام رواج تھا۔ گویا آپ نے کفار کے مُردوں کی بھی توہین گوارا نہیں کی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عملی رنگ میں دشمنوں سے سلوک

اب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عملی رنگ میں دشمنوں سے سلوک پیش کرتے ہیں۔

(۱) مکہ میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا۔ لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ بعض دفعہ سوکھے چمڑے کھا کر وہ اپنا پیٹ بھرتے۔ یہ دیکھ کر ایک شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جانی دشمن تھا۔ آپ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔ آپؐ کی قوم قحط سے ہلاک ہو رہی ہے۔ آپ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مینہ برسائے۔ اور یہ قحط دور ہو۔ آپ نے اسی وقت دعا فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خوب بارش ہوئی۔ اور قحط دور ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل کفار نے تین سال تک آپؐ کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اور کھانا اور غلہ تک روک دیا تھا۔ اور سخت تکالیف پہنچائی تھیں۔

(۲) ایک یہودی کی نعش ایک دفعہ جا رہی تھی۔ آپؐ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور چہرہ پر غم کے آثار ظاہر ہوئے۔ صحابہؓ کے تعجب پر فرمایا۔ اس میں بھی ہمارے خدا کی پیدا کی ہوئی روح تھی۔

(۳) طفیل بن عمرو نے ایک دفعہ عرض کیا یا رسول اللہؐ میری قوم اسلام کی سخت دشمن ہے۔ آپؐ اس کے لئے بد دعا کیجئے۔ آپؐ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا۔ اللّٰھم اھد دوساً اے خدا دوس قبیلہ کو ہدایت دے۔

(۴) غزوہ نجران کے دوران میں ایک دشمن نے ایسی حالت میں جبکہ آپؐ سوئے ہوئے تھے آپؐ کی تلوار اٹھائی۔ اور جگا کر پوچھا کہ آج میرے حملہ سے آپ کو کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ۔ اس کا کچھ ایسا اثر اس پر ہوا۔ کہ تلوار ہاتھ سے گر گئی۔ اور پھر آپؐ نے اٹھا کر اس سے پوچھا۔ کہ اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ اس نے کہا۔ کوئی نہیں۔ آپؐ نے اسے چھوڑ دیا۔ اور فرمایا۔ میں رحم کرنے اور رحم کا حکم دینے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

(۵) جنگ احد میں آپؐ کے دو دانت شہید ہوئے۔ آپؐ کا چہرۂ منور زخمی ہو گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ آپ ان لوگوں کے لئے بد دعا کیوں نہیں کرتے فرمایا۔ انی لم ابعث لعاناً ولکن بعثت داعیاً ورحمۃ اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ میں اس لئے نہیں بھیجا گیا۔ کہ لعنت کروں۔ میرا تو یہ کام ہے۔ کہ میں لوگوں کو راہِ حق کی طرف بلاؤں۔ اور پھر آپؐ نے دعا فرمائی۔ کہ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت دے۔ کیونکہ یہ مجھے نہیں پہچانتی۔ (ماخوذ)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد

اسلامی سال کا پہلا ماہ محرم چند یوم سے شروع ہو چکا ہے۔ اور وہ منحوس دن قریب آ رہا ہے۔ جس میں سید المرسلین سردار دو عالم حضرت خاتم النبیین سیدنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نہایت ہی پیارا نواسہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جگر گوشہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لختِ جگر۔ حق وصداقت کا علمبردار شمع نبویؐ کا جاں نثار پروانہ۔ ہاں ہاں ہمارا محبوب ہمارا پیارا سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید فاسق یزید۔ اور بدنام یزید کے بدبخت عہد میں رسول خدا کے دشمنوں کے ہاتھوں قربان ہوا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وآل محمد۔ یہ دن اسلامی تاریخ میں نہایت دردناک دن ہے۔ سیدنا امام حسینؓ سے سبھی مسلمانوں کو عقیدت اور الفت ہے۔ اور اس روز یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو جس میں حضرت امام حسینؓ شہید کر دیئے گئے۔ سب مسلمان اس واقعہ کو یاد کر کے غمگین ہوتے ہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک ان تکالیف اور شدائد آفات کو یاد کر کے بے قرار ہو جاتا ہے۔ جن میں سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو گذرنا پڑا۔ اور اسی دوران میں آخر کار حق وصداقت کی تائید میں محض خدا تعالیٰ اور اپنے آقا نامدار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حقیقی عشق کی خاطر جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ یہ تکالیف معمولی نہیں تھیں۔ ان کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان پر باوجود اس کے کہ تیرہ سو سال گذر چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی محض ان کے تصور سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دل پارہ پارہ ہو جاتے اور کلیجے چاک ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا ہونا بھی کیوں نہ۔ یہ اس فطرتی جذبہ کے ماتحت وقوع پذیر ہوتا ہے۔ جو ایک محبوب کو اپنے دوسرے محبوب کے فراق پیدا ہوتا ہے۔ سو مسلمانوں کا اس دن کی یاد میں غمگین ہونا اسی جذبۂ فطرت کے ماتحت ہے۔

ماہ محرم کے ابتدائی عشرہ میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دردناک اور اندوہناک واقعات کو یاد کرتے ہوئے ہر سچے مسلمان کا دل بھر آ رہا ہے۔ اور سچے مخلص اور دیندار مسلمان اس عشرہ میں خاص طور پر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور ہمارے شیعہ بھائی ان ایام کو خاص طور پر بڑی تکلیف سے گذارتے ہیں۔ اس موقعہ پر تمام مسلمانوں سے بالعموم اور شیعہ صاحبان سے بالخصوص ایک درخواست ہے۔ امید ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسینؓ کی یاد کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ جب ہم ان کے واقعات سنیں۔ تو ان کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی خدا تعالیٰ سے دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اے خدا تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کر اور ان کا مرتبہ بلند کر اور اے خدا جس جذبہ کے ماتحت انہوں نے تیری راہ میں بے مثال قربانی پیش کی۔ ہمیں بھی ان کے نقشِ مبارک پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ہم میں بھی وہ جذبہ پیدا کر۔ اور اس نازک ترین زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی صرف ایک خطہ کے مسلمانوں کی نہیں۔ بلکہ مسلمانانِ عالم کی کشتی ڈگمگا رہی ہے غیران کو ہر لحاظ سے دبا رہا ہے۔ ان کی بیخ کنی کے درپے ہے۔ ہم میں وہی جذبہ ایثار اور وہی روح قربانی پیدا کر تا ہم اسلام کے روشن نام کو سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے بلند وبالا کر سکیں۔ اور اسلام کو زندہ کر سکیں۔ یہی غم اور محبت وعقیدت کے اظہار کا صحیح طریق ہے۔ اور اسی میں صحیح اور حقیقی عقیدت ہے۔

(خاکسار عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی از ربوہ)

مسلم کی تعریف

سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی زبان سے

از مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کراچی

مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ :۔

"فقہی اور قانونی اسلام میں آدمی کے قلب کا حال نہیں دیکھا جاتا۔ اور نہیں دیکھا جا سکتا۔ بلکہ صرف اس کے اقرار زبانی کو اور اس امر کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے اندر ان لازمی علامات کو نمایاں کرتا ہے یا نہیں۔ جو اقرار زبان کی توثیق کے لئے ضروری ہیں۔ اگر کسی شخص نے زبان سے اللہ اور رسول اور قرآن اور آخرت اور دوسرے ایمانیات کو ماننے کا اقرار کر لیا۔ اور اس کے بعد وہ ضروری شرائط بھی پوری کر دیں۔ جن سے اس کے ماننے کا ثبوت ملتا ہے۔ تو وہ دائرۂ اسلام میں لے لیا جائے گا۔ اور سارے معاملات اس کے ساتھ مسلمان سمجھ کر کئے جائیں۔

لیکن یہ چیز

صرف دنیا کے لئے ہے۔ اور دنیوی حیثیت سے وہ قانونی اور تمدنی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ جس پر مسلم سوسائٹی کی تعمیر کی گئی ہے۔ اس کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ایسے اقرار کے ساتھ جتنے لوگ مسلم سوسائٹی میں داخل ہوں ان کو ایک دوسرے پر شرعی اور قانونی اور اخلاقی اور معاشرتی حقوق حاصل ہو جائیں۔ ان کے درمیان شادی بیاہ کے تعلقات قائم ہوں۔ میراث تقسیم ہو۔ اور دوسرے تمدنی روابط وجود میں آئیں۔ لیکن آخرت میں انسان کی نجات اور اس کا مسلم و مومن قرار دیا جانا اور اللہ کے مقبول بندوں میں شمار ہونا۔ اس قانونی اقرار پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ وہاں اصل چیز آدمی کا قلبی اقرار اس کے دل کا جھکاؤ اور اس کا برضا و رغبت اپنے آپ کو بالکلیہ خدا کے حوالے کر دینا ہے۔

دنیا میں جو زبانی اقرار کیا جاتا ہے۔ وہ تو صرف قاضی شرع کے لئے اور عام انسانوں اور مسلمانوں کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ صرف ظاہر ہی کو دیکھ سکتے ہیں۔ مگر اللہ آدمی کے دل کو اور اس کے باطن کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے ایمان کو ناپتا ہے۔ اس کے ہاں آدمی کو جس حیثیت سے جانچا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا اس کا جینا اور مرنا اور اس کی وفاداریاں اور اس کی اطاعت و بندگی اور اس کا پورا کارخانۂ زندگی اللہ کے لئے ہے یا کسی اور کے لئے۔ اگر اللہ کے لئے ہے تو وہ مسلم اور مومن ہے۔ اور اگر کسی اور کے لئے ہے۔ تو نہ مسلم ہے نہ مومن۔ اس حیثیت سے جو جتنا خام ہے اتنا ہی اس کا ایمان اور اسلام خام ہے۔ خواہ دنیا میں اس کا شمار کیسے ہی بڑے مسلمانوں میں ہوتا ہو۔ اور اس کو کتنے ہی بڑے مراتب دیئے جاتے ہوں۔ اللہ کے ہاں قدر صرف اس چیز کی ہے۔ جو کچھ اس نے آپ کو دیا ہے وہ سب کچھ آپ نے اس کی راہ میں لگا دیا یا نہیں۔ اگر آپ نے ایسا کر دیا تو آپ کو وہی حق دیا جائے گا۔ جو وفاداروں کو اور حق بندگی ادا کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ اور اگر آپ نے کسی چیز کو خدا کی بندگی سے مستثنیٰ کر کے دکھا۔ تو آپ کا یہ اقرار کہ آپ مسلم ہوئے یعنی یہ کہ آپ نے اپنے آپ کو بالکل خدا کے حوالہ کر دیا محض ایک جھوٹا اقرار ہے۔ جس سے دنیا کے لوگ دھوکا کھا سکتے ہیں۔ جس سے فریب کھا کر مسلم سوسائٹی آپ کو اپنے اندر جگہ دے سکتی ہے۔ جس سے دنیا میں آپ کو مسلمانوں کے سے تمام حقوق مل سکتے ہیں۔ لیکن اس سے فریب کھا کر خدا اپنے ہاں آپ کو وفاداروں میں جگہ نہیں دے سکتا۔

یہ قانونی اور حقیقی اسلام کا فرق ہے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ اگر آپ اس پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کے نتائج صرف آخرت ہی میں مختلف نہیں ہوں گے۔ بلکہ دنیا میں بھی ایک بڑی حد تک مختلف ہیں۔ دنیا میں جو مسلمان پائے گئے ہیں یا آج پائے جاتے ہیں۔ ان سب کو دو قسموں پر منقسم کیا جا سکتا ہے

ایک قسم کے مسلمان

وہ جو خدا اور رسول کا اقرار کر کے اسلام کو بحیثیت اپنے مذہب کے مان لیں۔ مگر اپنے اس مذہب کو اپنی کل زندگی کا محض ایک جزو اور ایک شعبہ ہی بنا کر رکھیں۔ اس مخصوص جزو اور شعبے میں تو اسلام کے ساتھ عقیدت ہو۔ عبادت گذاریاں ہوں۔ تسبیح و مصلے ہوں خدا کا ذکر ہو۔ کھانے پینے اور بعض معاشرتی معاملات میں پرہیز گاریاں ہوں۔ اور وہ سب کچھ ہو جسے مذہبی طرز عمل کہا جاتا ہے۔ مگر اس شعبہ کے سوا ان کی زندگی کے دوسرے تمام پہلو ان کے مسلم ہونے کی حیثیت سے مستثنیٰ ہوں۔ وہ محبت کریں تو اپنے نفس یا اپنے مفاد۔ یا اپنے ملک و قوم یا کسی اور کی خاطر کریں۔ وہ دشمنی کریں اور کسی سے جنگ کریں تو وہ بھی ایسے ہی کسی دنیوی یا نفسانی تعلق کی بنا پر کریں۔ ان کے کاروبار ان کے لین دین ان کے معاملات اور تعلقات۔ ان کا اپنے بال بچوں۔ اپنے خاندان اپنی سوسائٹی اور اپنے اہل معاملہ کے ساتھ برتاؤ سب کا سب ایک بڑی حد تک دین سے آزاد اور دنیوی حیثیتوں پر مبنی ہو۔ ایک زمیندار کی حیثیت سے ایک پیشہ ور کی حیثیت سے ان کی اپنی ایک مستقل حیثیت ہو۔ جس کا ان کے مسلمان ہونے کی حیثیت سے خواہ جزوی طور پر متاثر یا منسوب ہوں۔ لیکن فی الواقع ان کو اسلام سے کوئی علاقہ نہ ہو۔

دوسری قسم کے مسلمان

وہ ہیں جو اپنی پوری شخصیت کو اور اپنے سارے وجود کو اسلام کے اندر پوری طرح دیدیں۔ ان کی ساری حیثیتیں ان کے مسلمان ہونے کی حیثیت میں گم ہو جائیں وہ باپ ہوں تو مسلمان کی حیثیت سے۔ بیٹے ہوں تو مسلمان ہونے کی حیثیت سے شوہر یا بیوی ہوں تو مسلمان ہونے کی حیثیت سے۔ ان کے جذبات۔ ان کی خواہشات ان کے نظریات۔ ان کے خیالات اور ان کی رائیں۔ ان کی نفرت اور رغبت ان کی پسند اور ناپسند سب کچھ اسلام کے تابع ہو۔ ان کے دل و دماغ پر۔ ان کی آنکھوں اور کانوں پر۔ ان کے پیٹ اور ان کی شرمگاہوں پر اور ان کے ہاتھ پاؤں اور ان کے جسم و جان پر۔ اسلام کا مکمل قبضہ ہو۔ نہ ان کی محبت اسلام سے آزاد ہو نہ دشمنی۔ جس سے ملیں تو اسلام کے لئے ملیں۔ اور جس سے لڑیں تو اسلام کے لئے لڑیں۔ کسی کو دیں تو اس لئے دیں کہ اسلام کا تقاضہ یہی ہے کہ اسے دیا جائے۔ کسی سے روکیں تو اس لئے روکیں کہ اسلام یہی کہتا ہے کہ اس سے روکا جائے۔ اور ان کا یہ طرز عمل صرف انفرادی حد تک ہی نہ ہو بلکہ ان کی اجتماعی زندگی بھی سراسر اسلام کی بنیاد ہی پر قائم ہو۔ بہ حیثیت ایک جماعت کے ان کی ہستی صرف اسلام کے لئے قائم ہو۔ اور ان کا سارا اجتماعی برتاؤ اسلام کے اصولوں ہی پر مبنی ہو۔

یہ دو قسم کے مسلمان حقیقت میں بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ چاہے قانونی حیثیت سے دونوں پر لفظ مسلمان کا اطلاق یکساں ہو۔ پہلی قسم کے مسلمانوں کا کوئی کارنامہ تاریخ اسلام میں قابل ذکر یا قابل فخر نہیں ہے۔ انہوں نے فی الحقیقت کوئی ایسا کام نہیں کیا جس نے تاریخ اسلام پر کوئی اسلامی نقش چھوڑا ہو۔ اسلام کو اگر تنزل نصیب ہوا ہے۔ تو ایسے ہی لوگوں کی بدولت ہوا ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں کی کثرت مسلم سوسائٹی میں ہو جانے کا نتیجہ اس شکل میں رونما ہوا کہ دنیا کے نظام زندگی کی باگیں کفر کے قبضہ میں چلی گئیں۔ اور مسلمان اس کے ماتحت رہ کر صرف ایک محدود مذہبی زندگی کی آزادی پر قانع ہو گئے۔ خدا کو ایسے مسلمان ہرگز مطلوب نہ تھے اس نے اپنے انبیا کو دنیا میں اس لئے نہیں بھیجا تھا۔ نہ اپنی کتابیں اس لئے نازل کی تھیں کہ صرف اس طرز کے مسلمان دنیا میں بنا ڈالے جائیں۔ دنیا میں ایسے مسلمانوں کے نہ ہونے سے۔ کسی حقیقی قدر و قیمت رکھنے والی چیز کی کمی نہ تھی جسے پورا کرنے کے لئے سلسلۂ وحی و نبوت کو جاری کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

درحقیقت جو مسلمان خدا کو مطلوب ہیں۔ جنہیں تیار کرنے کے لئے انبیاء کی بعثت اور کتابوں کی تنزیل ہوئی۔ اور جنہوں نے اسلامی نقطۂ نظر سے کبھی کوئی قابل قدر کام کیا ہے۔ یا آج کر سکتے ہیں وہ صرف دوسری قسم ہی کے مسلمان ہیں"۔

خطبہ جمعہ ۷ رجمادی الاول ۱۳۶۴ھ مندرجہ کتاب "روداد جماعت اسلامی"۔ حصہ سوم ۱۹۴۴ء صفحہ نمبر ۷۷ تا ۸۰

اب ذرا ناظرین غور فرمائیں اور انصاف کریں کہ کیا اسی مضمون کی روشنی میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔ ذرا صالح نظر سے دیکھ کر خدا لگتی کہئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی زبان سے

آیئے اب میں آپ کو اسلام کی وہ تعریف دکھلاؤں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کی روشنی میں اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں فرمائی ہے۔

حضور فرماتے ہیں

"اب واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں۔ کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے۔ اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں۔ اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ و ھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے۔ اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ

لے۔ جو خداوند تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اسکے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصۃً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداریوں کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی وعملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو۔ اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں وہی ہے جو عنداللہ مستحق اجر ہے۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے۔ اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنے ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے۔ کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لاکر اس سے موافقت تامہ ہوگی۔ اور ارادہ اس کا حق تعالیٰ کے ارادے سے ہمرنگ ہوگی۔ اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی۔ اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے۔ تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے۔ اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود ومحسوس ہوگا۔ وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہوسکتی ہے جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی وظاہری قوی کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے۔ اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں۔ اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ ثابت کردیوے کہ اسکے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اسکے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضا اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں۔ کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔" صفحہ ۵۷ حاشیہ ۶۰

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدی جماعت اسی اسلام پر عمل کرنا اپنے لئے سعادت دارین سمجھتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ بالا مضمون میں پیش فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اسی حقیقی اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

محمد شفیع خان نجیب آبادی۔ پریذیڈنٹ حلقہ گولیمار کراچی

پتے مطلوب ہیں!

چوہدری کرم الدین صاحب بشیر ولد چوہدری محمد دین صاحب ۱۹۵۲ء میں رسالپور ملٹری میں ملازم تھے۔ ان کو رسالپور کے ایڈریس پر متعدد بار خطوط لکھے گئے۔ مگر کوئی جواب نہ آیا۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

(۲) میاں عبدالرحمٰن خان صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین صاحب بھاگلپوری کا ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میری بڑی لڑکی امۃ القدیر اہلیہ مولا بخش صاحب کانزیڈیڈ پشاور عرصہ پندرہ یوم سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ منصورہ لجنہ اہلیہ عبدالسمیع کپور تھلوی پشاور شہر۔

(۲) بندہ کا امتحان ایم۔بی۔بی۔ایس فائنل شروع ہو رہا ہے۔ اس میں کامیابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز دیگر احمدی طلباء بھی ایم۔بی۔بی۔ایس کے مختلف امتحان دے رہے ہیں ان کی کامیابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ عطاء اللہ خان بعدم ہوسٹل

نظم

ہے عجیب چیز تیرا یہ جہان تنگ و فانی
یہ عجیب تر ہے اس سے مری دکھ بھری کہانی

میرے ہمد مو نکالو تو کتاب زندگی سے
کوئی شام ہو سلونی کوئی صبح ہو سہانی

نہیں ایک بھی مسرت پئے انبساطِ خاطر
کہ میں کچھ سکوں کہ دیکھو یہ رہی مری جوانی

کسی صومعے میں پایا نہ علاج درد ہجراں
کسی میکدے میں دیکھی نہ شرابِ زندگانی

تیرا قرب جبکہ ٹھہرا میری زندگی کا مقصد
تو ترے بغیر میری ہے حرام زندگانی

میری گفتگو نے اوڑھی ہے ردائے آہ و نالہ
مری خامشی نے پہنا ہے لباسِ نوحہ خوانی

میرے دل میں کرلیا ہے غم ویاس نے بسیرا
میرے کام کچھ نہ آئی میری سوزشِ نہانی

تیری اک نظر کی خاطر ہی گدائے کوئے الفت
نے نفس نفس کی سونپی ہے قضا کو پاسبانی

میں کفن بدوش آؤں تو تمام رحیم ورحماں
کہ مرے لئے بھی ہو گا نہی وردِ لن ترانی

مرزا حنیف احمد

آج ہفتہ کا دن ہے

تاجر احباب آج کے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

احباب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ میں تفصیل کے ساتھ وہ سکیم پڑھ چکے ہیں۔ جو شوریٰ کے موقعہ پر بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے منظور ہوئی ہے

اس سکیم کے مطابق جماعت کے چھوٹے تاجروں سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے ادا کیا کریں۔

آج ہفتہ [illegible] کے لئے صاحبزادے [illegible] پر لبیک کہتے ہیں۔

ہے۔ امید ہے کہ آپ اس تحریک [illegible] منافعہ کی رقم اپنے [illegible] دیں گے۔ (وکیل المال)

اشرف عبداللہ

لکھوریں پچیس ۲۵ روپے:۔ دواخانہ [illegible]

امانت تحریک جدید

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

(۱) "امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے۔"

(۲) "میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت تحریک جدید کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور بغیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔"

(حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری یادداشت

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں سو دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرتے وقت صرف امانت تحریک جدید لکھا کریں۔

دوستوں کی سہولت کے لئے کوآپریٹو بنک تقریباً ہر ایک منڈی اور تحصیل میں ہوتا ہے۔ دوست اگر اپنے ہاں یا کسی قریبی مقام کے کوآپریٹو بنک میں روپیہ جمع کرا کر چنیوٹ کے کوآپریٹو بنک پر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کا ڈرافٹ حاصل کر کے ہمیں بھیج دیں۔ تو آسانی سے اور تھوڑے سے خرچ پر ان کی رقم ہمیں مل سکتی ہے۔ یاد رہے کہ حساب داروں کو مرکز سے روپیہ بھیجتے وقت منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ کا خرچ ہم خود ادا کرتے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

شیخ سلیم الدین احمد صاحب مرحوم

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ گذشتہ مئی میں شیخ سلیم الدین احمد صاحب احمدی پائلٹ آفیسر ابن محترم شیخ وسیم الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوائی جہاز کے حادثہ میں وفات پا گئے تھے۔ اب چار ماہ کے بعد ان کے ہیڈ کوارٹرز ڈرگ روڈ سے ان کا تابوت ربوہ پہنچانے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز ۱۱ ستمبر کو ۱ بجے دن سرگودھا میں پہنچا سرگودھا ایئر سٹیشن سے بذریعہ فوجی موٹر کس کے احترام کے ساتھ ربوہ پہنچایا گیا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے جنازہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ نماز جمعہ کے بعد کثیر تعداد میں احمدی بھائیوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ اور عزیز کے موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ موصیان ربوہ میں امانتاً دفن کیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

دعا گو خاکسار شیخ عبدالرشید فاضل واقف زندگی ربوہ

ہفتہ وار جائزہ

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں جائزہ لیتے رہیں۔ کہ ان کی مجلس کے۔ (۱) کتنے خدام اُردو لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ (۲) کتنے نماز باترجمہ جانتے ہیں۔ (۳) کتنے قرآن شریف کا ترجمہ جانتے ہیں اور باقاعدگی سے پڑھتے ہیں۔ (۴) کتنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ (قائد مقام مہتمم تعلیم)

اعلان

حسب دستور سابق امسال جلسہ سالانہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر جو اصحاب نظم پڑھنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ یا پرنٹ ڈینٹ متعلقہ ناظر صاحب اس کی متعلق بھی صراحت کر دی جائے گی اور

سب کچھ ہو سے مذہبی طرز پر کس بوساطت امیر مگر اس شعبہ کے سوا ان کی نذر دست میں نظم کے تمام پہلو ان کے مسلم ہونے کی حیثیت مستثنیٰ ہوں۔ وہ محبت کریں تو لیے یا اپنے مفاد۔ یا اپنے ملک و قوم یا گھر۔

حیدرآباد کے مقدمہ کی سماعت شروع کی جائے۔ اقوام متحدہ سے جلسہ عام کا مطالبہ

کراچی ۱۷ ستمبر۔ "یوم حیدرآباد" کے سلسلے میں آج شب کراچی میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ بلا تاخیر حیدرآباد کے مقدمہ کی سماعت کرے۔ ریاست میں حالت سابقہ کو قائم کر کے حملہ آور افواج کو باہر نکالے اور حیدرآباد کو اپنے مستقبل کا آزادانہ فیصلہ کرنے کا موقع دے۔ جلسے میں دو قراردادیں پاس کیں۔ پہلی قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل جو اقوام عالم کی آزادی کی ضامن بنتی ہے۔ حیدرآباد کی آزادی پر حملے کو خاموشی سے دیکھ رہی ہے۔ اور اس مسئلہ کا تصفیہ نہیں کرتی۔ نہ ہی وہاں کے مسلمانوں کی تباہی اور اقتصادی زبوں حالی پر توجہ دیتی ہے۔ دوسری قرارداد میں سید قاسم رضوی کی علالت پر اظہار تشویش کرتے ہوئے ان پر بھارتی مظالم کی مذمت کی گئی ہے۔ اور عالم اسلام کو بھارت کے ہتھکنڈوں سے متنبہ کرتے ہوئے اتحاد اسلام کی تحریک کو تیز سے تیز تر کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ تاکہ دشمنان اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔ جلسے میں میر لائق علی مسٹر چندریگر۔ مسٹر یوسف ہارون۔ مسٹر حسین امام اور قاضی عیسیٰ نے بھی تقاریر کیں۔

اسلامی کلچر کے متعلق واشنگٹن میں آخری اجلاس

پرنسٹن (نیو جرسی) ۷ ستمبر۔ اسلامی کلچر کے مذاکرات میں شریک ہونے والے مندوبین نے یہاں کل آخری اجلاس میں شرکت کی۔ اب وہ واشنگٹن جائیں گے۔ یہاں ایک سہ روزہ کانفرنس کے بعد مذاکرہ ختم ہو جائیگا۔ یہ مذاکرہ پرنسٹن یونیورسٹی اور لائبریری آف کانگرس کے مشترکہ اہتمام میں ہوا تھا۔ مذاکرہ میں مشرق وسطیٰ ایشیا اور امریکی اداروں کے ستر علماء فضلاء نے حصہ لیا۔ اسلامی ادب۔ تعلیم تاریخ قانون اور اصلاح معاشرت۔ وہ موضوع تھے۔ جن پر مذاکرہ میں روشنی ڈالی گئی۔

مشرقی بنگال اسمبلی کا اجلاس ختم

ڈھاکہ ۷ ستمبر۔ کل دن کو ڈیڑھ بجے مشرقی بنگال اسمبلی کا اجلاس ایسٹ بنگال جوٹ ڈیلرز رجسٹریشن (ترمیمی) بل براسے ۱۹۵۳ء منظور کرنے کے بعد غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی ہو گیا۔

پاکستان اور بھارت کے بڑے بڑے مسائل طے ہو جائیں گے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ مسٹر غضنفر علی خان ہائی کمشنر پاکستان متعینہ ہندوستان نے ۱۲ ستمبر کو نئی دہلی میں کہا۔ کہ ان کو پوری امید ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے بڑے بڑے مسائل طے ہو جائیں گے۔ موصوف اس استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ جو مغربی پنجاب کے شرنارتھیوں نے جن کی تعداد ان کے اپنے ضلع سے تعلق رکھتی تھی۔ ان کے اعزاز میں ہوٹل امبیسیڈر میں منعقد کی تھی۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ دونوں ملکوں کو قریب تر لانے کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے۔ دعوت میں مغربی پنجاب کے ۲۰۰ سے زیادہ شرنارتھیوں۔ ممتاز شہریوں اور پاکستان ہائی کمیشن کے افسروں نے شرکت کی۔ مسٹر غضنفر علی خان نے ۱۲ ستمبر کو بھی ایک دعوت میں شرکت کی۔ جو سیٹھ جے ڈالمیا نے ان کے اعزاز میں دی تھی۔ اس دعوت میں سرکردہ تاجر ارکان۔ پارلیمان۔ اعلیٰ سفارتی عہدہ دار اور ہندوستانی اور پاکستانی افسر شریک ہوئے۔

برما اور قوم پرست چین میں جنگ کا خطرہ

رنگون ۱۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برمی حکومت جلد یا بدیر اس امر پر مجبور ہوگی۔ کہ وہ اقوام متحدہ سے قوم پرست چین کے خلاف سخت ترین اقدام کا مطالبہ کرے۔ جو اب تک مسلسل برما کی حدود سے اپنی افواج کو نکالنے میں لیت و لعل کر رہا ہے۔

تہران کے شہنشاہ ایران رضا شاہ پہلوی نے ۹ ستمبر کو اپنے دربار میں پاکستان کے ناظم امور مسٹر نسیم حسین سے ملاقات فرمائی۔

پاکستان کے تعلیمی ماہر برطانیہ روانہ ہو گئے

کراچی کے محکمہ تعلیم کے اسسٹنٹ تعلیمی ڈائرکٹر سید حیدر رضا رضوی بدھ کے روز بحری جہاز "کیلے ڈونیا" کے ذریعہ برطانیہ روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر رضوی کولمبو منصوبہ کی فنی تعاون باہمی کی اسکیم کے تحت لندن یونیورسٹی کے ادارہ تعلیم میں تعلیمی نظم و نسق کا مطالعہ کریں۔

کراچی میں ۵۴ تعزیے نکالنے کی اجازت

ماتمی جلوس ۱۱ بجے جہانگیر پارک سے روانہ ہوگا

کراچی ۱۷ ستمبر۔ مقامی حکام نے ۹ و ۱۰ محرم کو ۵۴ تعزیئے نکالنے کی اجازت دی ہے۔ مقامی پولیس کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اس موقع پر غنڈہ گردی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

۱۰ محرم کو تعزیوں کا جلوس بارہ بجے دوپہر ایمپریس مارکیٹ سے روانہ ہوگا۔ اور پریڈی اسٹریٹ و بندر روڈ سے گزر کر نیٹی جیٹی پر ختم ہوگا۔ چھوٹے چھوٹے جلوس آکر بڑے جلوس میں شامل ہوتے رہیں گے۔ ماتمی جلوس ۱۱ بجے جہانگیر پارک سے روانہ ہو کر پریڈی اسٹریٹ و بمبئی بازار سے گذر کر امام باڑہ ایرانیاں پر ختم ہو جائیگا۔

گورنر جنرل بھی نمائشی کرکٹ میچ دیکھیں گے

کراچی ۱۷ ستمبر۔ پارلیمنٹ کے ممبروں کی دو ٹیموں کا جو نمائشی کرکٹ میچ ۲۷ ستمبر کو ہونے والا ہے۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد بھی اسے دیکھنے آئیں گے۔ وہ دوپہر کا کھانا کھلاڑیوں کے ساتھ کھائیں گے۔ اور شام میں ان کو چائے کی دعوت دیں گے۔

خیرپور مسلم لیگ کے لئے ایڈہاک کمیٹی کا تقرر

کراچی ۱۷ ستمبر۔ قائم مقام صدر پاکستان مسلم لیگ مسٹر یوسف ہارون نے خیرپور میں مسلم لیگ کی تنظیم کے لئے ۱۴ ممبروں پر مشتمل ایڈہاک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

کشمیر کا مسئلہ حل کرنا پھر مشکل ہو گیا ہے پنڈت نہرو کا اعلان

پاکستان کے لیڈروں اور اخبارات پر بھارت کیخلاف بلاوجہ پروپیگنڈا کرنے کا الزام

شیخ عبداللہ ہمارے بتائے ہوئے راستہ سے بھٹک گئے تھے اس لئے انہیں یہ دن دیکھنا پڑا

نئی دہلی ۱۷ر ستمبر:- وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہرلال نہرو نے آج پارلیمنٹ میں امور خارجہ کی بحث کے دوران ۹۰ منٹ تک تقریر کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر کا بطور خاص ذکر کیا۔ اور پاکستان کے بعض ذمہ دار لیڈروں اور اخبارات پر الزام لگایا کہ انہوں نے بلاوجہ کشمیر کے سلسلہ میں بھارت کے خلاف پروپیگنڈہ کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے اب کشمیر کا مسئلہ حل کرنا ایک بار پھر مشکل ہو گیا ہے۔ نہرو نے مقبوضہ کشمیر میں عبداللہ کی گرفتاری کو ریاست کا گھریلو مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ عبداللہ راہ راست سے بھٹک گئے تھے۔ اور اعتراف کیا۔ کہ انہوں نے عبداللہ کو جو مشورہ دیا تھا اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے عبداللہ کو یہ دن دیکھنا پڑا۔ اراکین نے امور خارجہ کی منظوری کی تحریک پاس کر دی۔ اور ڈاکٹر لنکا سندرم کی یہ ترمیم رد کر دی۔ کہ حکومت ہند کی خارجہ پالیسی اقوام متحدہ سے باہر کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ وزیر اعظم نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کا خاتمہ ہونے کے بعد مقبوضہ کشمیر میں بہت معمولی سی گڑبڑ ہوئی ہے۔ ہم اپنے عہد پر قائم ہیں کہ کشمیری خود کشمیر کے سوال کا حل پیدا کریں گے مگر انہیں یہ حل مناسب انداز میں پیدا کرنا چاہیئے۔ اس طریقہ پر نہیں۔ جیسا کہ پاکستان کے کچھ لوگ چاہتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے یہاں اپنی بات کی وضاحت کئے بغیر کہا۔ کہ صحافتی اخبارات میں کشمیر کے متعلق غیر ملکی مداخلت کی بہت مبالغہ آمیز خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ مگر حال ہی میں مداخلت کا ایک انفرادی معاملہ نوٹس میں آیا ہے۔ ہم کشمیر پر طاقت کے ذریعے قابض ہونا نہیں چاہتے۔ بلکہ کشمیری عوام سے ان کے مستقبل کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ حال ہی میں وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کے بعد ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا تھا۔ مگر ان کے پاکستان واپس جانے کے بعد ہی وہاں زبردست پروپیگنڈہ کی مہم شروع ہو گئی۔ کچھ میرے خلاف تھی کچھ تمام بھارت کے خلاف۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مسٹر محمد علی اور میں نے نہایت دوستانہ انداز میں الجھنوں سے نپٹنے کے لئے ایک قدم اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد مجھے کراچی اور پھر لاہور کے اخبارات میں پروپیگنڈہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔ یہ سب پروپیگنڈہ ناظم استصواب رائے ایڈمرل نمٹز کے متعلق تھا۔ جب سے مسٹر محمد علی دہلی سے واپس گئے ہیں۔ میں نے عوام میں کبھی اس بات کا ذکر نہیں کیا۔ نہ کسی اخبار نویس سے ملاقات کی۔ مجھ پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ میں نہرو علی معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔ اور مبہم یا ناجائز طریقہ پر نمٹز کا سوال پیدا کر رہا ہوں واقعی میں اس بات پر حیرت زدہ ہوں۔ اب ایسی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ کہ میں خط و کتابت کے ذریعہ بھی حالات کو سدھارنے میں مشکل محسوس کرتا ہوں۔ جہاں تک نمٹز کا تعلق ہے وہ قابل تعریف آدمی ہیں۔ میں ان کے خلاف کوئی لفظ کہنے سے نفرت کرتا ہوں۔ میں نے ان سے ملاقات کی اور انہیں قابل قدر پایا مگر سوال یہ ہے کہ چار برس پہلے وہ کشمیر کے ناظم استصواب رائے مقرر کئے گئے تھے۔ اور اقوام متحدہ کی عمارت میں ایک سال تک ان کا دفتر رہا۔ تین سال قبل انہوں نے خود کہا تھا۔ کہ اب تک تو کچھ ہوا نہیں ہے۔ اور نہ کچھ جلد ہونے کی امید ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی طرف سے یہ معاملہ ختم کر دیا تھا۔ میں نے مسٹر محمد علی کو بتایا تھا کہ ان تین چار سال میں کیا کچھ ہو چکا ہے

پنڈت نہرو کا بیان بے بنیاد ہے

کراچی ۱۸ر ستمبر:- وزیر اعظم سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں نے بھارتی پارلیمنٹ میں پنڈت جواہرلال نہرو کے اس بیان کو محض پروپیگنڈہ قرار دیا ہے۔ کہ ایڈمرل نمٹز کو ناظم رائے شماری رکھنے کے سلسلے میں پاکستانی اخبارات کی تحریروں کو مسٹر محمد علی نے ناپسند کیا ہے ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ پنڈت نہرو کا یہ بیان بے بنیاد ہے۔

— کراچی ۱۸ر ستمبر:- وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی نے کہا ہے۔ کہ حکومت پاکستان مہاجرین میں "طے شدہ" اور "غیر طے شدہ" علاقوں کا امتیاز ختم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ توقع ہے۔ کہ جلد یہ امتیاز ختم کر دیا جائے گا۔ مسٹر شعیب قریشی نے کہا کہ "غیر طے شدہ" علاقوں کے لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ اور حکومت کو ان سے ہمدردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "غیر طے شدہ" علاقوں کے جو مہاجر آباد ہو چکے ہیں ان کو بے دخل نہ کیا جائیگا لیکن جن لوگوں کا زمین پر ناجائز قبضہ ہے ان سے جائز حق رکھنے والے مہاجرین کو جگہ دینے کیلئے کہا جا سکتا ہے

معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ادارہ کی جنگی مشقیں!

جنوبی یورپ اور بحیرۂ روم میں دفاعی انتظامات کا جائزہ

لندن ۱۸ر ستمبر:- معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ادارہ کے ممبر ممالک جنوب یورپ اور بحیرہ روم میں اپنی طاقت کا اندازہ لگانے کے لئے ۲۹ر ستمبر سے ایک جنگی مشق شروع کر رہے ہیں۔ جس میں ان ملکوں کی بحری۔ بری اور فضائی فوجیں شریک ہو رہی ہیں۔ اس جنگی مشق میں بحیرہ روم کے برطانوی بیڑے کے علاوہ امریکہ کا چھٹا بیڑہ اور یونان۔ اٹلی اور ترکی کے بیڑے بھی شامل ہوں گے۔ فضائی جنگی مشق میں ان قوموں کے بمبار اور لڑاکے طیارے بحری جہازوں اور ساحلی اڈوں سے اڑیں گے۔ جب کہ بری لڑائی میں یونان۔ اٹلی اور ترکی کی فوجیں اپنے اپنے علاقوں میں دفاعی لڑائیاں لڑیں گی۔ پتہ چلا ہے کہ جنگی مشق میں وسطی یورپ کی اتحادی فضائیہ اور یورپ میں امریکی فضائیہ کے دو ہوائی دستے بھی شرکت کر رہے ہیں۔

سسلی سے ترکی تک جنوبی یورپ کی طاقتور اتحادی فوجیں بہت بڑا بری۔ بحری اور فضائی حملہ کریں گی۔ اور حملہ کی نگرانی دو بڑی بڑی اتحادی کمانیں کریں گی۔

فاطمی کا سراغ لگانے میں حکومت کی ناکامی!

تہران ۱۷ر ستمبر:- ایک ترجمان کا کہنا ہے۔ کہ حکومت کو سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی کے موجودہ ٹھکانے کا کوئی علم نہیں۔ اور نہ ابھی تک اس خبر کی تصدیق ہو سکی ہے۔ کہ وہ قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اگر فاطمی نے کسی غیر ملک میں پناہ لی تو ایرانی حکومت اسے وہاں سے نکال دینے کا مطالبہ کرے گی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ شاہ ایران جو گذشتہ بارہ برس سے حکمرانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ابھی تک سرکاری طور پر ان کی تاجپوشی کا اعلان نہیں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ آئندہ سال ۱۹ر اگست کو آپ کی رسم تاجپوشی ہوگی۔ شاہ ایران نے اس مقررہ تاریخ سے قبل مذکورہ رسم کو ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ ایران نے موجودہ ملکی حالات کے پیش نظر السا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

بخشی غلام محمد سنگدل ہے

وہ کشمیر کی آزادی نہیں چاہتا

کراچی ۱۷ر ستمبر:- ریڈرز ڈائجسٹ کی اشاعت مورخہ ۹ر ستمبر میں کشمیر پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مسٹر برینڈٹ لکھتے ہیں کہ گذشتہ دس اگست کو بخشی غلام محمد نے شیخ عبداللہ وزیر اعظم کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا جنہوں نے اسے اپنا نائب بنایا تھا۔ اس نے مہاراجہ کے بیٹے کی ہدایات کی تعمیل کی۔ یہ مہاراجہ چھ سال پہلے دستبردار ہو گیا تھا۔ بخشی سالمیت پسند عبداللہ سے بہت مختلف ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب لوٹ مار ہوئی تھی۔ اس وقت اس نے مجرموں کو اکٹھا کرکے کھلے میدان میں ان کے مقدمہ کی سماعت کی۔ جیسا کہ چین میں کیا جاتا ہے اور ان سب کو چند منٹ میں سزائے موت دیدی اور وہ قتل کر دیئے گئے۔ ایک دوسرے موقعہ پر اس نے مجرموں کو خود کوڑے لگائے۔ وہ ہندوستانی پارٹی کا ممبر ہے۔ وہ اپنے ملک کی آزادی کا خواہاں نہیں۔ اور اس کا صرف ایک ہی مقصد ہے۔ اور وہ یہ کہ کشمیر کو ہندوستان کا لازمی جزو بنا دیا جائے۔

جمعیۃ العربیہ پاکستان کیلئے

زمین کی الاٹمنٹ

کراچی ۱۷ر ستمبر:- معلوم ہوا ہے۔ کہ جمعیۃ العربیہ کو پاکستان کی حکومت نے تقریباً ایک ہزار مربع گز کا پلاٹ وکٹوریہ روڈ پیراڈائز سینما کے سامنے الاٹ کر دیا ہے۔ جہاں جمعیۃ مستقبل قریب میں اپنا ہیڈ کوارٹر اور عربی تعلیم کا عالیشان مرکز تعمیر کرنے والی ہے۔

کمیونسٹ چین میں انقلابیوں کیخلاف

مسلح جدوجہد

لندن ۱۷ر ستمبر:- روس پر شنگھائی سے پہنچنے والی خبر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ چین میں انقلابیوں کے خلاف ایک مسلح دستے کو گرفتار کیا ہے جو بازاروں میں جنگ کرنے کیلئے لوگوں کو اکساتا تھا۔ اور کمیونسٹوں کے خلاف اشتہارات تقسیم کرتا تھا۔ یہ لوگ جنرل چیانگ کائی شیک کے صاحبزادے کے گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔

سندھ ایک علیحدہ وحدت ہے قومیت نہیں۔ پیرزادہ کا جواب

الگ قومیت کا نعرہ پاکستان کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے (صندل)

کراچی ۱۷ ستمبر۔ سندھ اسمبلی نے آج طویل بحث کے بعد گورنر کے نام مسٹر جی۔ ایم سید کی تجویز کردہ عرضداشت اہم ترمیمات کے ساتھ منظور کرلی۔ عرضداشت سے سندھ کی جداگانہ قومیت اور سندھ میں لسانی بنیاد پر مزید علاقوں کی شمولیت کے مطالبہ کو حذف کر دیا گیا۔ "جداگانہ قومیت" کے مطالبہ کو لیگی ممبر مسٹر فیض محمد صندل اور ہاؤس کے لیڈر پیرزادہ عبدالستار نے خطرناک قرار دیا۔ مسٹر صندل نے کہا۔ کہ یہ مطالبہ پاکستان کی کمر میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔

مسٹر جی۔ ایم سید نے اپنی تقریر میں "جداگانہ قومیت" کو سندھ کا حق قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ قائد اعظم نے قیام پاکستان کے بعد مذہب کی بنیاد پر قومیت کا تصور ختم کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر ہم اپنے مطالبات منوا کر رہیں گے۔ اگر ہم انگریزوں سے نہ دبے جو زیادہ طاقتور تھے۔ تو اب کس طرح دب سکتے ہیں۔ مسٹر جی۔ ایم سید نے مرکز پر سندھ سے بدسلوکی کا الزام لگایا۔ اور کہا۔ کہ جو علاقے سندھ میں لسانی بنیاد پر شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ان میں رائے شماری کرائی جائے۔

زیادہ تر مسلم لیگی ممبروں نے مسٹر جی ایم سید کی تحریک کو تاریخی قرار دیا اور کہا۔ کہ انہوں نے یہ تحریک پیش کرکے سندھی عوام کی صحیح نمائندگی کی ہے۔ پیرزادہ عبدالستار نے بتایا۔ کہ پاکستان میں سندھ جداگانہ وجود رکھتا ہے۔ لیکن علیحدہ قومیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے سندھ میں مزید علاقوں کو شامل کرنے کی تجویز کی بھی مخالفت کی اور کہا۔ کہ مرکز نے سندھ سے بدسلوکی نہیں کی۔ بلکہ ہمارے ہی نااہل لوگوں نے اپنے جھگڑوں میں پڑ کر مرکز سے مطالبات منوائے۔ انہوں نے سندھ کو اتنا بدنام کر دیا۔ کہ لوگ اس کی طرف حقارت سے دیکھنے لگے۔ اسمبلی میں آج عرضداشت پر بحث کے دوران میں گورنر سندھ مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ۔ بیگم رحمت اللہ۔ دستور ساز اسمبلی مولوی تمیز الدین خاں اور امریکی سفیر مسٹر ہلڈریتھ بھی موجود تھے۔

بھارت اپنے وعدے کا خود احترام کرے گا

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ کرنل شیر احمد خاں صدر حکومت آزاد کشمیر نے بتایا کہ آزاد کشمیر کے عوام کو یہ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ بھارت کشمیر میں جلد استصواب رائے کی تجویز پر رضامند ہو جائے گا۔ اور اپنے وعدے کا احترام کرے گا۔ علی نہرو مذاکرات امن کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ آزاد کشمیر ایڈمرل چسٹر نمٹز کو ناظم استصواب رائے بنانے پر رضامند ہے۔ اگر بھارت و پاکستان کے درمیان مذاکرات ناکام ہو گئے۔ تو آزاد کشمیر حکومت پاکستان سے درخواست کرے گی۔ کہ فوراً دوسرے طریقے پر عمل کیا جائے۔

نحاس کے مکان پر فوجی دستوں میں اضافہ

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ جمہوریہ مصر کے صدر جنرل نجیب کے اس اعلان کے بعد کہ مصر میں دوبارہ بادشاہت قائم کرنے کی ایک سازش پکڑی گئی ہے۔ وفد پارٹی کے سابق لیڈر مصطفٰے نحاس کی قیام گاہ پر فوجی محافظ دستوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔

سورت ۱۷ ستمبر۔ سورت سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر زرعی زمینوں پر غیر قانونی طور پر قبضہ کرنے کے الزام میں سیلوواڑہ نامی گاؤں میں ۱۰۶ افراد کو حوالات میں پرجا سوشلسٹ پارٹی کے ممتاز

فروگذاشتیں معاف کردی جائیں

ڈھاکہ ۱۷ ستمبر۔ وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر نور الامین نے اسمبلی کا اجلاس ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ چھ سال میں اسمبلی کے گیارہ اجلاس ہوئے۔ جن میں ۲۱۶ دن صرف ہوئے۔ حکومت کی طرف سے ایک ہزار سوالات کے جواب دئیے گئے۔ ضمنی سوالات اس شمار میں نہیں ہیں۔ ۲۱ اہم ریزولیوشن منظور کئے گئے۔ مسٹر نور الامین نے کہا۔ اب انتخاب کے بعد نہ جانے کون کون اسمبلی میں آئے گا۔ ہم سب کا یہاں ملنا یقینی نہیں ہے۔ اس لئے میری طرف سے فرائض کی انجام دہی میں جو فروگذاشتیں ہوئی ہیں۔ معاف کردی جائیں، میں اسمبلی کے اسپیکر مسٹر عبدالکریم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مسٹر بسنت کمار داس لیڈر حزب مخالف نے مسٹر نور الامین کا شکریہ ادا کیا۔

جمیعتہ العربیہ پاکستان کیلئے زمین کا الاٹمنٹ

کراچی ۱۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جمیعتہ العربیہ کو پاکستان کی حکومت نے تقریباً ایک ہزار مربع گز کا پلاٹ وکٹوریہ روڈ پیراڈائیز سینما کے سامنے الاٹ کر دیا ہے۔ جہاں جمیعت مستقبل قریب میں اپنا ہیڈ کوارٹر اور عربی تعلیم کا عالی شان مرکز تعمیر کرنے والی ہے۔

مہاتما گاندھی کی سمادھی پر ۱۶½ لاکھ خرچ ہوں گے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ کل بھارت پارلیمنٹ میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی سمادھی پر ۱۶½ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اور سمادھی کی عمارت ڈیڑھ سال میں مکمل ہوگی۔ اس عمارت کا ڈیزائن تیار ہو گیا ہے۔

خواجہ شہاب الدین سفیر بن کر نہیں جا رہے

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ خواجہ شہاب الدین گورنر سرحد نے یہاں کہا۔ کہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ کہ وہ کہیں سفیر بن کر جا رہے ہیں۔ اور نہ ہی یہ صحیح ہے۔ کہ سرحد میں گورنری راج قائم ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ سرحد کی صورت حالی اس کے متقاضی نہیں ہے۔

بھارت و پاکستان کے تجارتی مذاکرات

کراچی ۱۷ ستمبر۔ امید ہے اس ماہ کے آخر تک یا اکتوبر کے اوائل پاکستان کا ایک وفد نئی دہلی جاکر حکومت ہند کے ساتھ نئے تجارتی معاہدہ کی بات چیت کرے گا۔

جنگ کی صورت میں بھارت کے غیر ملکی مقبوضات پر ہم قبضہ کر لیں گے (نہرو)

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو نے ایوان عام میں بتایا۔ کہ کوریا کی سیاسی کانفرنس میں امریکہ نے بھارت کے شریک ہونے کی جو مخالفت کی ہے۔ اس سے ایشیا کی خواہش کو پامال کر دیا گیا ہے۔ کچھ طاقتیں یہ نہیں جانتیں۔ کہ ایشیائی ممالک کمزور ہونے کے باوجود نظر انداز نہیں کئے جا سکتے۔ دراصل اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کا سوال امریکہ کو کھلائے جا رہا ہے۔ حالانکہ اقوام متحدہ کے بانیوں میں چین بھی شامل ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ملک چین کی نمائندگی کون کرتا ہے۔ دراصل حکومت فارموسا چین کی نمائندہ نہیں بن سکتی۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ دنیا میں مستقل امن کی جلد بحالی کی امید کمزور ہو گئی ہے۔ ہم ہیم و امید کے دوراہے پر کھڑے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ایک طرف ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور کوبالٹ بم ہیں۔ دوسری طرف زندگی کو بہتر بنانے کی باتیں ہیں۔ اب ہم دونوں میں سے جسے چاہے پسند کرے اگر پولیٹیکل کانفرنس میں بھارت کی شرکت پر ووٹ لئے جاتے ہیں۔ تو ۸ ممالک کے ووٹ امریکہ کی طرف جاتے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ ہم بھارت میں فرانسیسی اور پرتگالی مقبوضات کا وجود برداشت نہیں کرسکتے۔ اگر ان مقبوضات کو جنگ کے دوران استعمال کیا گیا۔ تو ہم بھی سخت اقدام کریں گے۔ سوئیز میں سفارت خانے بند کرکے ہم مزید قدم اٹھانے والے ہیں۔ اقوام متحدہ سے بھارت کو علیحدہ کرنے کے مطالبے پر پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ یہ اقدام قبل از وقت ہوگا۔ کیونکہ اقوام متحدہ میں اب بھی امید امن کی تھم رہنے کی ہو رہی ہے۔

کوریا کے برطانوی جنگی قیدیوں کا پہلا دستہ برطانیہ پہنچ گیا

لندن (بذریعہ ریڈیو) کوریا کے عارضی صلحنامہ پر دستخط ہو جانے کے بعد جن برطانوی جنگی قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔ وہ "الیسٹو ریاس" نامی فوجی جہاز کے ذریعہ کل ساؤتھمپٹن کی بندرگاہ پر اترے۔ ان میں بہت سے قیدی ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے تین سال سے بھی زیادہ کا عرصہ اشتراکیوں کی قید میں گذارا تھا۔

گذشتہ چند روز کی خبروں میں کہا گیا تھا۔ کہ جہاز میں سابقہ جنگی قیدیوں کے درمیان کوئی سیاسی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں لندن میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب انسان ان قیدیوں کو اپنے وطن بھیجا جانے لگا۔ تو اشتراکیوں نے پہلے گروپوں میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل کر دئیے تھے۔ جن کے متعلق ان کا خیال تھا۔ کہ انہوں نے اشتراکی نظریہ کو کافی حد تک اپنا لیا ہے۔ اور اس طرح ان قیدیوں کو اشتراکیوں کا ہمدرد کہا جا سکتا ہے چنانچہ "الیسٹو ریاس" کے ذریعہ کوریا سے جو جنگی قیدی برطانیہ آئے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان میں برطانیہ کے بھلے چنگے قیدی ہیں۔ اس لئے کہ جن لوگوں کو پہلے رہا کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے ان کو ہی اپنے وطن واپس لایا گیا ہے۔

ملک کا انتظام چلانے میں حکومت اور اس کے ملازمین برابر کے حصہ دار ہیں

کراچی ۱۷ ستمبر۔ اسٹاف و ویلفیئر کمیٹی کی طرف (وزیر اعظم) سے سرکاری ملازمین کے لئے جو کنٹین قائم کی گئی ہے اس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ کہ سماجی معاشی طور پر بتدریج عدم مساوات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے حکومت اور ملازمین کا تعلق بتایا۔ اور کہا۔ کہ ملازمین عوام کے نمائندے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ قابلیت کی بنیاد پر ملازمت کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ حکومت کو سیاست دان چلاتے ہیں۔ جن کو عوام منتخب کرتے ہیں۔ اس طرح ملک کا انتظام چلانے میں حکومت اور ملازمین برابر کے حصہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ملازمین کے مختلف طبقوں میں کوئی امتیاز نہ ہونا چاہئے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ حکومت امداد باہمی کے اصولوں پر نئی کنٹین بھی جلد قائم کرے گی۔ اسٹاف ویلفیئر کمیٹی کو حکومت نے دس لاکھ روپے دئیے ہیں تاکہ ملازمین کے آرام کے لئے تفریحی مراکز، ملازمین ہال و کلب قائم کرے۔

مقبوضہ کشمیر کے واقعات کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کیا جائے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر کی نیشنل کانفرنس کے جنرل سکرٹری اور بھارتی پارلیمنٹ میں کشمیری ممبروں کے لیڈر مولانا محمد سعید مسعودی پنڈت نہرو سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کے حالیہ واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ بھارت پارلیمنٹ میں امور خارجہ کی قرارداد پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے یہ تجویز پیش کی۔ اور کہا۔ کہ مقبوضہ کشمیر کے واقعات کے متعلق پنڈت نہرو اور دوسرے لوگوں کو جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ مولانا مسعودی نے کہا۔ کہ اگر کشمیر کا مستقبل فوجی قوت کی بجائے دوستی اور خیر سگالی کے ذریعے طے کیا جانا ہے۔ تو عوام کے دل جیتنے پڑیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ شیخ عبداللہ کی گرفتاری اور برطرفی پر اس نظریے سے غور کیا جانا چاہیئے۔ کہ کیا اس سے کشمیر کے مسئلے کا حل نزدیک تر ہو گیا ہے۔ یا یہ حل اور بھی دور ہو چکا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱۸۱